شیخ خانقاہ نشین

از جناب مسعود صاحب رزمی میرٹھی
مرسلہ جناب محمد عمران الٰہی صاحب مالک دکان کلکتہ اوپٹیکل اینڈ واچ کمپنی جبلپور

ایک دن شیخِ خانقاہ نشین — مجھ سے بولے بہ طرزِ غمخواری
تم جوانوں کو دین و مذہب سے — کس لئے اس قدر ہے بیزاری
کاہشِ نفس کا جنوں تو خیر — ہے عبادت کی رسم تک بھاری
دین و عقبیٰ کے نام سے بیزار — قوم کا وردرات دن جاری
نہ وہ نذر و نیاز کا سودا — نہ وہ عرسوں کی گرم بازاری
خانقاہیں تمامتر ویران — مسجدوں پر سکوتِ غم طاری
دیکھئے کیا دکھاتی ہے ہم کو — نوجوانوں کی یہ زیاں کاری

سن کے یہ شکوۂ ملال آمیز — میں نے یوں پھر خامشی توڑی
ڈیڑھ سو سال سے ادھر حضرت! — آپ کی کل ہے کونسی سیدھی
دین کا جو نظام ہے ابتر — قوم کی جو روش ہے البیلی
نہ عمل میں مجاہلت کا اثر — نہ عقیدوں میں پختگی باقی
آپ کے ذوقِ سالکانہ نے — دین کو کونسی ترقی دی
ہے ازل سے غلام کی فطرت — بے حسی، کاہلی و بے کاری
اور ہم کو بنائے گا کیا — دے کے تعلیم رسمِ تنکاہی
کتنی صدیوں سے خانقاہوں میں — ہے یہی شغلِ ہاو۔ ہو۔ جاری
کہیں وجد و سماع کی محفل — کہیں "اِلّا" کی ضربتِ کاری
دن کو نذر و نیاز کی تحصیل — رات کو نالہ ہائے نیم شبی
اس سے آگے بھی بڑھ سکی اب تک — آپ کی بزدلانہ درویشی
تیغ و خنجر کی دلرُبا جھنکار — جن کے کانوں میں گونجتی تھی کبھی
آج وہ ڈھولکی پہ جھومتے ہیں — مرحبا آپ کی یہ دین داری
ان طریقوں سے ہو سکے گی کیا — ہم غریبوں کی دُور بدبختی
رزمگاہِ حیات میں آخر — کیا نہیں جنگ اسوۂ نبویؐ